''اتحاد تنظیمات مدارس'' کے تحت سات روزہ تربیتی ورکشاپ

محمد جنید انور

''اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان'' کے پانچوں مذہبی تعلیمی بورڈز کی نمائندہ جماعت ہے،اس اتحاد کے قیام کا بنیادی مقصد دینی مدارس کو درپیش مسائل کا حل،قومی اور بین الاقوامی سطح پر ان کی نمائندگی اور ان کے مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔ صدر وفاق حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ العالی اس کے صدر ہیں۔

دور حاضر میں جہاں مدارس پر اور بہت سے اعتراضات کئے جاتے ہیں،وہاں ایک اعتراض مدارس کے طریقہ ہائے تدریس اور اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت کے سلسلے میں بھی کیا جاتا ہے،اس اعتراض کے عملی جواب کے سلسلے میں گزشتہ دنوں اتحاد تنظیمات مدارس کی جانب سے پانچوں وفاقوں کے منتخب اساتذہ کی پیشہ ورانہ اور فنی تربیت کے لیے ہفت روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔

اس ورکشاپ کے انعقاد کے پیچھے یہ فلسفہ کارفرما تھا کہ اگرچہ علوم اسلامیہ کے شعبے میں علماء، الحمدللہ کمال کے درجے پر ہیں،لیکن جدید دور کے سائنٹفک اندازِ فکر، فلسفے اور تجربات کو جاننا ان کے اپنے مفاد میں ہے،اس لئے ''خذ ما صفا ودع ما کدر'' کے فلسفے کے تحت ان کے اچھے پہلوؤں سے استفادہ کیا جاسکتا ہے اور ضرر رساں پہلوؤں کا سدباب کیا جاسکتا ہے۔

اس ورکشاپ کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ مدارس کو دستیاب مالی اور افرادی وسائل کا بہتر سے بہتر استعمال کیا جانا کس طرح ممکن ہوسکتا ہے؟ دینی مدارس کے اساتذہ کو جدید تعلیمی نفسیات سے آگاہی فراہم کرنا اور کلاس میں اس کا عملی اطلاق کروانا کیسے ممکن ہے؟ نیز اس استعداد کو مزید ترقی اور بڑھاوا دینے کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کیا جانا چاہیے؟

اسی فلسفے اور مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے اتحاد تنظیمات مدارس نے ایک نجی ادارے کے اشتراک سے لاہور میں 21

نومبر سے 27 نومبر 2010ء تک اس ہفت روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا۔

ورکشاپ میں آنے والے تمام شرکاء کی میزبانی اور انتخاب ان کے متعلقہ وفاق نے کیا تھا۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی جانب سے درج ذیل جامعات سے اساتذہ کو منتخب کیا گیا۔

جامعہ دارالعلوم کراچی (سندھ)، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (خیبر پختونخوا)، جامعہ مخزن العلوم لورالائی (بلوچستان)، جامعہ خیر المدارس ملتان (پنجاب)، دارالعلوم مدنیہ، ماڈل ٹاؤن بہاولپور (پنجاب)، مدرسہ عمر فاروق راولاکوٹ (آزاد کشمیر)، جامعہ تراث الاسلام (کراچی)۔

وفاق المدارس کے ذمہ داران نے مذکورہ مدارس سے آٹھ اساتذہ کو اس تربیتی ورکشاپ کے لئے منتخب کیا۔ دیگر وفاقوں میں سے تنظیم المدارس کی جانب سے چھ، جبکہ دیگر تین وفاقوں کی جانب سے پانچ پانچ اساتذہ کو اس ورکشاپ کے لئے منتخب کیا گیا، ان وفاقوں کے جن چیدہ چیدہ مدارس کے اساتذہ نے شرکت کی ان کے نام درج ذیل ہیں:

جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو، لاہور۔ دارالعلوم نعیمیہ، ایف بی ایریا بلاک ۱۵، کراچی۔ جامعہ مرکز علوم اسلامیہ، منصورہ، لاہور۔ جامعہ الفلاح، مرکز علوم دینیہ، نارتھ ناظم آباد، کراچی۔ جامعہ سلفیہ، فیصل آباد۔ جامعہ ستاریہ، گلشن اقبال، کراچی۔ جامعۃ المنتظر ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ جامعۃ المجتبیٰ، گجرات۔

ان وفاقوں کی جانب سے جو ذمہ دار حضرات اس ورکشاپ کی نگرانی کرتے رہے اور اس سلسلے میں باہم تعاون پہنچاتے رہے وہ درج ذیل ہیں:

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری (وفاق المدارس العربیہ) مفتی منیب الرحمٰن (تنظیم المدارس)، مولانا عبدالمالک (رابطۃ المدارس)، مولانا یاسین ظفر (وفاق المدارس سلفیہ)، مولانا افضل حیدری (وفاق المدارس الشیعہ)۔

21 نومبر کو شام ساڑھے سات بجے اس پروگرام کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی، جس میں اتحاد تنظیمات مدارس کے قائدین نے شرکت کی۔ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری نے ورکشاپ کے شرکاء کا خیر مقدم کیا اور ورکشاپ کے انعقاد کا پس منظر اور مقاصد بتائے۔ مفتی منیب الرحمٰن نے دور حاضر میں اس قسم کے ورکشاپ کے فوائد اور اس کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی اور شرکاء کو مکمل ذہنی ہم آہنگی اور جذبے کے ساتھ ورکشاپ سے سیکھنے کی تاکید کی۔ ان کے خطاب کے اختتام پر صدر رابطۃ المدارس مولانا عبدالمالک نے دعا فرمائی، جس کے بعد ورکشاپ کے شرکاء اور مہمانوں کے لئے عشائیے کا انتظام کیا گیا۔

22 نومبر: پہلے سیشن میں شرکاء اور تربیت کار حضرات نے ایک دوسرے سے باہمی تعارف حاصل کیا۔ بعدازاں تربیت کار حضرات نے کورس کے مقاصد کو بیان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس ورکشاپ میں پیش کئے جانے والے کورس اور تربیت کا مقصد شرکاء کو وہ فنی مہارتیں فراہم کرنا اور ان فنون سے آگاہ کرنا ہے جو ان کی صلاحیتوں میں مزید بہتری لاسکیں

تاکہ وہ اپنے طلبہ کو اسلامی اصولوں کے مطابق بہترین تعلیم سے مزین کرسکیں۔ یہ ورکشاپ اساتذہ کو ان تمام مروجہ پہلوؤں سے روشناس ہونے میں مدد فراہم کرے گا جن کی مدد سے وہ اپنے طلبہ کو بہترین تعلیم وتربیت مہیا کرنے کے طریقہ کار کا چناؤ کرسکیں۔ منتظمین کے بقول ورکشاپ میں پیش کئے جانے والے کورس کی خاص بات یہ تھی کہ اسے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مدارس کے اساتذہ کے ساتھ مختلف ورکشاپ کے دوران تبادلہ خیالات اور ان کی جانب سے فراہم کی جانے والی معلومات کی روشنی میں تیار کیا گیا تھا۔ اس کی ڈیزائنگ میں اس بات کا خیال رکھا گیا تھا کہ شرکاء کو کئی بنیادی موضوعات سے روشناس کرایا جاسکے، تاکہ مستقل بنیادوں پر ان کی تعلیمی اور پیشہ ورانہ تربیت میں اضافہ ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ورکشاپ اور اس میں کروایا جانے والا کورس ایک جامع پروگرام ہے جو مدارس کے اساتذہ کی تعلیمی ترقی کی طرف باقاعدہ طور پر پہلا عملی قدم ہے، جس کا اقدام اتحاد تنظیمات مدارس نے کیا ہے۔

ورکشاپ کا انعقاد درج ذیل اہداف کے حصول کے لئے کیا گیا تھا:

ا...... تعلیمی فلسفے کے بنیادی اصولوں کے بارے میں شرکاء کے علم اور آگاہی میں اضافہ۔

۲...... ادارے اور بالخصوص کمرۂ جماعت میں ایسے ماحول کی تشکیل کے لئے اساتذہ کے شخصی تاثر میں اضافہ کرنا، جس میں تحفظ، برداشت اور رواداری کی فضا پروان چڑھے۔

۳...... شرکاء کی ان مہارتوں میں اضافہ کرنا۔ تجزیاتی اور تنقیدی سوچ، ابلاغ، طریقہ تدریس، حل تنازعات اور انتظامی صلاحیت۔

۴...... شرکاء کو اپنے مدرسے اور کمیونٹی میں کورس کے دوران سیکھی گئی مہارتوں کو بروئے کار لانے کے لئے لائحہ عمل بنانے میں مدد کرنا۔

۵...... شرکاء کو مندرجات کی مشق کرنے کے لئے اتنا وقت دینا کہ وہ دیگر مدارس کے اساتذہ کے لئے ایسا ہی کورس ترتیب دے سکیں۔

دوسرے سیشن میں "خود آگاہی" کے موضوع پر بات کی گئی اور "خودشناسی بطور استاذ" کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی۔

تیسرے سیشن میں تعلیمی نفسیات اور بچوں کی نفسیات کے بارے میں معلومات دی گئیں اور عملی طور پر اس کا اطلاق کرنے کے مختلف طریقوں پر بحث کی گئی۔

23 نومبر: آج کے دن مختلف طرح کی شخصیتوں میں سیکھنے کے عمل کا فرق واضح کیا گیا۔ نیز تحمل اور رواداری سکھانے کے سلسلے میں بنیادی معلومات پیش کی گئیں۔ اس کے ساتھ گروہ کی تشکیل کے مختلف مراحل کا عملی طور پر تجربہ کرایا گیا۔ اس ضمن میں ایک طویل مباحثہ بھی ہوا۔

24 نومبر: اس دن کامیابی کے 7 بنیادی اصولوں سے بحث کی گئی اور اس کے بعد تعمیر شخصیت و کردار پر روشنی ڈالی گئی

اور اس کے ضمن میں جسم، دماغ، دل اور روح کے کردار پر تفصیلی بحث کی گئی اور مظاہراتی طریقہ تدریس کی مدد سے شرکاء کے ذہن میں مواد کو راسخ کیا گیا، ساتھ ساتھ سوالات کے جوابات بھی دیئے جاتے رہے۔

بنیادی فکری صلاحیتوں اور اعلیٰ فکری صلاحیتوں کا تعارف، اہمیت، ضرورت اور ان پر عبور کے طریقے اور مدارج بتائے گئے۔ طرق ہائے تدریس پر روشنی ڈالی گئی، خصوصاً استقرائی اور استخراجی طریقہ کار کو واضح کیا گیا، سبق کی منصوبہ بندی اور اس کے ذریعے اہداف ومقاصد کو بہتر طور پر حاصل کرنے کا عمل بتایا گیا۔ تحلیلی اور تجزیاتی اندازِ فکر کی عملی مشق کروائی گئی۔

مغرب کے بعد جامعہ نعیمیہ (لاہور) کا مطالعاتی دورہ کیا گیا۔ جامعہ نعیمیہ کے مہتمم ڈاکٹر مولانا راغب نعیمی نے شرکاء کا استقبال کیا، جامعہ کا تعارف پیش کیا اور شرکاء کے اعزاز میں عشائیے کا اہتمام کیا اور ہر شریک کو علمی تحفے سے بھی نوازا۔

25 نومبر: آج کے دن سیکھنے کا عمل کے دوران محفوظ ماحول کی ضرورت پر لیکچر دیا گیا اور عملی مثالوں سے اس کی وضاحت کی گئی، بعدازاں بے آرامی کے سبب سیکھنے کے عمل میں آنے والے تعطل پر بات کی گئی۔

تعصب سے لے کر قتل عام تک ہونے والے مدارج پر بحث کی گئی اور انہیں ایک ماڈل کی مدد سے واضح کیا گیا، اس کے بعد کسی بھی مسئلے کے حل یا اس کے ردعمل کے 5 ممکنہ رویوں کو بتایا گیا اور ان میں سے ہر ایک کی عملی مشق کروائی گئی۔

تنقیدی سوچ وفکر پیدا کرنے کے مراحل بھی زیر بحث آئے، بعدازاں تعلیمی عمل کے دوران پیدا ہو جانے والی بیماریوں کا تعارف کرایا گیا، جن کی وجہ سے طلبہ کی تعلیمی صلاحیت کم زور ہو جاتی ہے اور اساتذہ علم نہ ہونے کی بنا پر ایسے طالب علم کی عدم توجہی، لاپروائی یا سستی شمار کرتے ہیں اور اس کے ساتھ تادیبی کارروائی کرتے ہیں۔

مسائل کے حل کے لئے حلقہ تعلق اور حلقہ اثر کے ذریعے کام لینے کی تربیت دی گئی اور عملی طور پر اس کا اطلاق کروایا گیا، تبدیلی کی سائنس کا عمومی تعارف پیش کیا گیا۔ ذمہ داری اور باہمی تعلق کے مختلف درجات کو ماڈل کے ذریعے واضح کیا گیا۔ دن کے اختتام پر اسلام آباد کے صحافی اور تجزیہ نگار ثاقب اکبر نے اپنی تحقیقات پیش کیں۔

شام کو شرکاء نے جامعۃ الخیر جوہر ٹاؤن (لاہور) کا دورہ کیا۔ ادارے کے سربراہ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری نے شرکاء کا خیر مقدم کیا اور انہیں ادارے کے قیام کے اغراض ومقاصد سے آگاہ کیا۔ اس موقع پر ادارے کے طلبہ نے عربی اور انگریزی زبان میں ادارے کا تعارف پیش کیا۔ بعدازاں شرکاء کا اکرام کیا گیا۔ اس کے فوراً بعد ماڈل ٹاؤن بلاک ۲۱ میں واقع جامعۃ المنتظر کا دورہ بھی کروایا گیا، جہاں ادارے کے سربراہ اور منتظمین نے شرکاء کا استقبال کیا، ادارے کی تاریخ اور اس کی اندرون وبیرون ملک خدمات پر روشنی ڈالی۔ آخر میں شرکاء کی خاطر تواضع کی گئی اور انہیں تعارفی لٹریچر بھی دیا گیا۔

26 نومبر: بروز جمعہ صرف صبح کے سیشن کا انعقاد ہوا۔ اس میں مسائل کا حل کے طریقوں، اس کے مختلف مدارج، مراحل اور خصوصیات پر پر لیکچر دیا گیا۔ بعدازاں نماز جمعہ کے لئے وقفہ کر دیا گیا۔ شام کو مرکز علوم اسلامیہ منصورہ کا

مطالعاتی دورہ کیا گیا جہاں امیر جماعت اسلامی محترم سید منور حسن سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے شرکاء سے خصوصی ملاقات کی، ان کے سوالات کا جواب دیا، ضیافت کی، اور ادارے کی جانب سے تمام شرکاء کو کتب کا تحفہ بھی عنایت فرمایا۔
اس کے بعد لاہور ریلوے اسٹیشن سے متصل علاقے میں واقع جامعہ محمدیہ کا دورہ کیا گیا جہاں مدرسے کے ذمہ داران نے اپنی کوششوں اور مدرسے کی جدوجہد پر روشنی ڈالی، مدرسے کا تفصیلی دورہ کروایا گیا، جس کے اختتام پر انتظامیہ کی جانب سے شرکاء ورکشاپ کے اعزاز میں پر تکلف عشائیہ دیا گیا، اور سیرت و تفسیر کی کتب پر مشتمل ہدیہ بھی دیا گیا۔

27 نومبر: یہ ورکشاپ کا آخری دن تھا، اس دن ورکشاپ میں پڑھائے گئے تمام مواد اور کورس کا اجمالی جائزہ لیا گیا، کورس کے بارے میں تمام شرکاء سے مابعد تاثرات (Feedback) لئے گئے۔ اس دوران اتحاد تنظیمات مدارس کی قیادت بھی کلاس میں موجود رہی۔ شرکاء نے اجتماعی طور پر اس بات کا اقرار کیا کہ انہوں نے اس سات روزہ تربیتی ورکشاپ سے بھرپور استفادہ کیا ہے اور وہ اپنے متعلقہ اداروں میں ایسی تربیتی ورکشاپس کا انعقاد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ 11 بجے ایک باوقار تقریب میں تمام شرکاء کو اس ورکشاپ میں شرکت کرنے اور کامیابی سے کورس کی تکمیل کرنے پر اسناد تقسیم کی گئیں۔ یہ اسناد اتحاد تنظیمات مدارس کی جانب سے اتحاد کے مرکزی قائدین کے دستخطوں سے جاری کی گئیں۔

اختتامی تقریب سے مولانا قاری محمد حنیف جالندھری (ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ)، مولانا یاسین ظفر (وفاق المدارس السلفیہ)، مفتی منیب الرحمٰن (صدر تنظیم المدارس پاکستان)، مولانا عبدالمالک (صدر رابطۃ المدارس) اور قاضی سید نیاز حسین (نائب صدر وفاق المدارس الشیعہ) نے خطاب کیا۔ ان تمام افراد نے اپنے خطابوں میں دینی مدارس کے ذمہ داروں اور اساتذہ کی توجہ مختلف امور کی جانب مبذول کروائی۔

مولانا قاری حنیف جالندھری نے کہا کہ ہمارے علماء کسی سے کم نہیں ہیں، لیکن انہیں موجودہ زمانے میں کام کرنے کے لئے دور جدید کے محاورہ، تکنیک اور علوم کو سیکھنا ہوگا، شرط یہ ہے کہ اپنی بنیاد کے ساتھ مضبوطی سے قائم رہ کر اس کو سر انجام دیا جائے نیز مطالعے، سوچ اور فکر میں وسعت پیدا کی جائے۔

مفتی منیب الرحمٰن نے کہا کہ دورِ حاضر بہت زیادہ تیز ہے، ہمیں زمانے کی تیز رفتاری کا ساتھ دینا ہوگا، اور اس کے لئے اپنے عمل اور ذمے داریوں کے لئے مفید اور بے ضرر وسائل، علوم اور ذرائع کو اختیار کرنا ہوگا۔

مولانا یاسین ظفر نے کہا کہ یہ ورکشاپس جن مقاصد کے حصول کے لئے منعقد کی گئی ہے، انہیں سمجھنا، ان کا حصول اور اس سے حاصل مہارتوں کو اپنے اداروں میں استعمال کرنا از حد ضروری ہے تاکہ یہ سلسلہ پاکستان کے تمام وفاقوں کے تحت تمام مدارس میں پھیل سکے اور اس کے لئے ہمیں غیروں کی مدد کا محتاج نہ ہونا پڑے۔

مولانا عبدالمالک صاحب نے فرمایا کہ دین میں تصلب اور مضبوطی علوم دینیہ کے حصول سے ہی آتی ہے۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ ہم ان علوم کو موجودہ زمانے کے تقاضے کے مطابق جدید اصطلاحات اور معلومات کے اضافے کے

ساتھ بیان کریں تاکہ مدارس پر کیے جانے والے اعتراضات کی شدت کو کم کیا جاسکے۔

قاضی سید نیاز حسین نے کہا کہ موجودہ دور میں اتحاد امت وقت کی ضرورت ہے اس کے لئے تمام مکاتب فکر کو آپس میں بیٹھ کر بات چیت کرنی ہوگی اور اس سلسلے میں ہر سطح پر ہر مکتبہ فکر کو سنجیدہ کوششیں کرنا ہوں گی۔

آخر میں مولانا عبدالمالک صاحب کی دعا پر اس تربیتی ورکشاپ کا اختتام ہوا۔ ☆......☆......☆

حضرات علماء کرام کی خدمت میں ضروری گزارش

بخدمت جناب حضرات علماء کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ سے بہتر کون اس بات کو جانتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے عزت و ناموس کے تحفظ کا مسئلہ مسلمانوں کے ایمان کی جان ہے، آنحضرت ﷺ کی ادنیٰ سی گستاخی انسان کو دارین کی فلاح سے محرومی اور ابدی عذاب وشقاوت کا مستحق بنادیتی ہے۔

حال ہی میں ملکی اخبارات میں ننکانہ کی ملعونہ آسیہ کا کیس بہت شہرت حاصل کر گیا ہے۔ اس مسیحی خاتون نے آنحضرت ﷺ کی اہانت کا ارتکاب کیا، پنچائت، پولیس انکوائری نے اسے ملزم ثابت کیا، پرچہ درج ہوا، سیشن جج نے کیس کی سماعت کی، گواہاں کے بیانات، مقدمہ کے چالان اور خود ملزمہ کے اعتراف کے بعد عدالت نے اسے مجرم قرار دے کر سزا سنائی۔ ہائی کورٹ میں اس فیصلہ کے خلاف مجرمہ نے اپیل دائر کر رکھی ہے، اس کی سماعت نہیں ہوئی، اگر ہائی کورٹ کا فیصلہ مجرمہ کے خلاف ہوا تو سپریم کورٹ میں اس کے خلاف اپیل کا مرحلہ باقی ہے۔ سپریم کورٹ کا فیصلہ اگر خلاف ہوجائے تو بھی مجرمہ سپریم کورٹ میں سپریم کورٹ کے فیصلہ کے خلاف نظر ثانی کی درخواست کا حق رکھتی ہے۔ ابھی تمام تر یہ عدالتی طریق کار باقی ہیں، ان سب کو نظر انداز کر کے ملعونہ آسیہ کے ہاں جیل میں گورنر پنجاب گئے اور پھر ملک میں آسیہ کو بچانے کی جدوجہد، اس قانون تحفظ ناموس رسالت کو ختم کرنے کا پروپیگنڈا اس زور کے ساتھ شروع ہوگیا کہ کان میں پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔ ان حالات میں پیپلز پارٹی کی ایک رکن قومی اسمبلی محترمہ شیری رحمٰن نے اس قانون کو ختم کرنے یا تبدیل کرنے کا بل قومی اسمبلی میں جمع کرادیا ہے۔

گورنر پنجاب، شیریں رحمٰن، ملک بھر کی این جی اوز وغیرہ کی کاروائیوں کو امریکی مطالبہ کے تناظر میں دیکھا جائے تو شدید اندیشہ پیدا ہوگیا ہے کہ کسی وقت بھی قانون تحفظ ناموس رسالت کو ختم کرنے کی سازش تکمیل کو پہنچ سکتی ہے، اس کے بعد سوائے کف افسوس ملنے کے ہمارے پاس کچھ نہ رہ جائے گا۔

ان حالات میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ خطبہ جمعہ، تحریر و تقریر اور اخبارات کے ذریعہ س قانون کی اہمیت و افادیت اور تحفظ ناموس رسالت کی مسلمانوں کے ہاں حساسیت کے لیے رائے عامہ کو بیدار کرنے میں اپنا فرض ادا کریں، اپنے حلقہ کے قومی اسمبلی کے ممبران کو قائل کریں کہ اسمبلی میں بھی اس سازش کو ناکام بنادیں۔ امید ہے کہ اپنی خداداد صلاحیتوں کو نبیر علیہ الصلاۃ والسلام کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لیے صرف کر کے ممنون فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

والسلام

(شیخ الحدیث مولانا) عبدالمجید لدھیانوی	(مولانا ڈاکٹر) عبدالرزاق اسکندر
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت